105728 ـ آنے والے رشتہ کی حالت کیسے معلوم کر سکتی ہے ؟

سوال

میری بہن کی ایك ایسے شخص کے ساتھ منگنی ہوئی جو ابتدائی طور پر تو دین والا اور صاحب اخلاق معلوم ہوا لیکن منگنی کے عرصہ میں انکشاف ہوا کہ یہ سب کچھ بھیس تھا اور حقیقت میں ایسا نہیں تھا اس لیے اس نے اس رشتہ کو ختم کرنا ہی بہتر سمجھا.
اب ایك اور نوجوان کا رشتہ آیا ہے جو ظاہری طور پر تو دین کا التزام کرنے والا معلوم ہوتا ہے، میری بہن نے ابھی تك اسے نہیں دیکھا، اور دوبارہ وہی غلطی نہ ہو آپ یہ بتائیں کہ کونسے ایسے سوالات ہیں جو دریافت کیے جائیں تا کہ اس نوجوان کی حالت معلوم ہو اور اس کے باطن کو پہچانا جا سکے اور اس کے ظاہر سے دھوکہ نہ کھایا جائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ایك کامیاب شادی کے ارکان میں آنے والے رشتہ کی اخلاقی اور دینی اہلیت پرکھنا اور دیکھنا شامل ہے، اس کے ساتھ دوسرا رکن یہ ہے کہ میلان قلبی اور عاطفت میں موافقت بھی ہو یعنی دل مانتے اور اس کی طرف مائل ہو.

لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس میں اہم رکن دینی طور پر صحیح ہونا اور حسن اخلاق کا مالك ہونا ہی شمار کیا جائیگا؛ کیونکہ ہر کامیاب تعلقات کی اساس اور بنیاد اخلاق اور دین ہی ہے، اور ہر سعادتمند گھر کا ایك رکن ہے، چاہے اس میں تمام محبت اور عاطفت نہ بھی ہو.

اس لیے حتی الامکان اس رکن کا اہتمام کرنا ضروری ہے زیادہ فائدہ مند اور زیادہ صحیح اختیار کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالی سے نصرت و معاونت حاصل کرنی چاہیے.

اس چیز کو پورا کرنے کے لیے ہم اپنی سائلہ بہن کے ساتھ مل کر کچھ وسائل پر غور کرتے ہیں جن کے ذریعہ اس میں کامیاب ہوا جا سکتا ہے:

1 ـ آنے والے رشتہ کے دوست و احباب کے بارہ میں باز پرس کی جائے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کے ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہیں.

ہمارے اندازے کے مطابق منگیتر کی کامل شخصیت تك پہنچنے کے لیے اہم ترین طریقہ یہی ہے، لیکن یہاں اس پر متنبہ رہنا ہوگا کہ ان سے جو سوالات کیے جائیں وہ محدد ہوں مجمل نہ ہوں، اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ مثال

کے طور اگر اس کے کرم کے بارہ میں سوال ہو تو اس اخلاق کا تناسب متعین کیا جائے، اسی طرح اس کے حلم و بردباری اور معاف کرنے یا دوسرے اخلاق کے متعلق جو لڑکی کے لیے اہم ہیں انہیں بھی محدد کیا جائے.

اکثر لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ منگیتر سے مجمل سوال دریافت کرتے ہیں جو غالبا ایك مبہم سے صورت پیش کرتا ہے اور اکثر طور پر دوستوں کے جذبات غالب آ جائے ہیں اس طرح وہ اپنے دوست کی تعریف ہی کرینگے، اور اس طرح لڑکی اپنے منگیتر کے بارہ میں تفصیل تك نہیں پہنچ پاتی.

اس کے دوستوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بیٹھا جائے، اور ان کے ساتھ زندگی میں اس شخص کے موقف کی تفصیلات طلب کی جائیں، اور اس کے بارہ اہم یاداشت پوچھی جائیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ سوال سوچ سمجھ کر اور ٹھر کر کیا جائے تا کہ صحبت و معاشرت کے سبب سے قابل اطمنان جواب دینے والے کو تلاش کرنے کی فرصت حاصل ہو، صرف عام معرفت یا پڑوسی یا دور کی رشتہ داری ہی نہیں.

بلکہ آنے والے رشتہ کے دوست و احباب اور اس کے بھائیوں اور خاندان اور گھر والوں کے اخلاق کو دیکھنا اس شخص کے اپنے اخلاق کا بہت بڑا مؤشر ہے، کیونکہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اور پھر ایك قدیم مثل بھی ہے کہ: مجھے اپنے دوستوں کے بارہ میں بتاؤ تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کون ہو.

لیکن براہ راست سوال کرنے کی بجائے اس مؤشر پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے.

ہماری عزیز بہن آپ کو یہ علم ہی ہے کہ یہ سبب کچھ دلہن خود نہیں کرتی بلکہ یہ کام تو اس کے ولی نے یا پھر جن قابل بھروسہ افراد کو وہ اس کا ذمہ دار بنائے جو لڑکی کا محرم ہو یا پھر کوئی اور.

2 ـ منگیتر کی حالت کے بارہ میں عملی باز پرس کرنا:

جمعہ اور جماعت اور علمی حلقات اور خیر و بھلائی کی مجلسوں میں حاضر ہونے کو مدنظر رکھنا کہ آیا وہ یہا حاضر ہوتا ہے یا نہیں، اور لوگوں کے ساتھ اس کے احسان کو تلاش کرنا، اور لوگوں کی خوشی و غمی میں شریك ہونا، اور اگر ممکن ہو سکے تو براہ راست اس کے صبر و حلم کے درجہ کا امتحان لینا، اور بغیر کسی تکلف کے اس کے عملی م وقف کو دیکھنا.

3 ـ لڑکی کے اولیاء کا منگیتر کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور اس سے بات چیت کرنا، تا کہ وہ اس کی سوچ و تفکیر کے طریقہ کو قریب سے دیکھیں، اور اس کے افق کی وسعت معلوم کریں اور اس کی ثقافت اور عقلی درجہ کا علم حاصل کر سکیں اور اس کے منطق کا میزان معلوم کریں.

ان وسائل کی تطبیق کے لیے لڑکی کے ولی سے کچھ جدوجہد کا مطالبہ کرتا ہے، کیونکہ لڑکی کے ولی پر اس کی

پوری مسؤلیت اور ذمہ داری کا بوجھ ہے، یا پھر ایسے شخص پر جو لڑکی کے گھر سے تعلق رکھے یا اس کا بیٹا ہو اس پر یہ بوجھ ہے؛ لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتا ہو کہ اسے اپنی لڑکی کے لیے خاوند اختیار کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اس لیے وہ کوئی مناسب شخص اختیار کرے، اس طرح اس پر یہ سب کچھ آسان ہو جائیگا، اور یہ امانت ادا کرنے میں جتنے بھی مصائب ہونگے اس کے لیے وہ سب برداشت کر سکےگا.

رہا یہ مسئلہ کہ آنے والے رشتہ کے متعلق دیکھنا کہ وہ مساجد میں نماز کی پابندی کرتا ہے، یا پھر التزام اور وقار جیسی زینت سے اپنے آپ کو مزین کیے ہوئے ہے، یہ انتہائی سنگین قسم کی غلطی ہے جس کا نتیجہ شادی کی ناکامی ہے کیونکہ بہت جلد یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اکثر لوگ باطن کی بجائے غیر حقیقی طور پر اپنے آپ کو مزین رکھتے ہوئے ظاہر کا اہتمام کرتے ہیں، فرائض کی تو ادائیگی کرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو بااخلاق بنانے کی حرص نہیں رکھتے، اور نہ ہی اپنے اندر صفات حمیدہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آج کل عام لوگ اس بیماری کا شکار ہیں، اللہ محفوظ رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " فتاوی نور علی الدرب " میں نکاح کے فتاوی جات میں خاوند یا بیوی اختیار کرنے کے متعلق کہتے ہیں:

" لڑکیوں کے اولیاء کو ان کی شادی کے متعلق ہماری نصیحت ہے کہ: یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ عورت کے ولی پر امانت کی ادائیگی واجب ہے، وہ اس اعتبار سے کہ عورت کے ولی کو اس کی شادی کسی ایسے شخص نے نہیں کرنی چاہیے جس کا دین اور اخلاق اچھا اور پسند نہ ہو، چاہے عورت اس کی رغبت بھی رکھتی ہو؛ کیونکہ عورت تو اپنی عقل میں سوچنے سے قاصر ہے، ہو سکتا ہے وہ اپنے لیے کسی ایسے شخص شخص کو اختیار کر لے جسے وہ شکل و صورت کی بنا پر پسند کرتی ہو اور اس کا دین پسند نہ ہو، یا پھر اسے اس شخص کی فصاحت و بلاغت اچھی لگتی ہو تو وہ اسے اختیار کر لے، اس حالت میں عورت کے ولی کو چاہیے کہ وہ اس شخص سے شادی نہ کرنے دے " انتہی

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" آنے والے رشتہ کے بارہ میں باز پرس کرنا اور اس کی کھوج لگانا واجب موکد ہے، خاص کر ایسے وقت میں جبکہ آج کل اچھے اور برے کی پہچان نہیں رہی، اور جعلی سازی جھوٹے وصف کی بھرمار ہو چکی ہے، اور جھوٹی گواہیاں اور سرٹفکیٹ عام ہو چکے ہیں.

ہو سکتا ہے کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جو ظاہری طور پر تو نیك و صالح اور حسن خلق کا مالك معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں ایسا نہیں.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر ملمع سازی بھی کر لے، اور لڑکی کے گھر والوں اور لڑکی کے ساتھ جعل سازی کر کے انہیں نیك و صالح اور بااخلاق باور کرائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لڑکے کے گھر والے بھی اس جعل سازی میں اس کا ساتھ دیتے ہوں.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے گھر والوں کے علاوہ کوئی اور بھی آ کر گواہی دے کہ یہ لڑکا نیك و صالح ہے، لیکن جب عقد نکاح ہو جائے تو یہ پتہ چلے کہ وہ لڑکا تو دین اور اخلاق کا مالك نہیں ہے.

اس لیے میری رائے یہ ہے کہ اس کے بارہ میں یقینی طور پر باز پرس کی جائے، اور پوری باریك بینی سے کوشش کی جائے اگر اس سلسلہ میں جواب دینے کے لیے دس یا بیس روز یا پھر ایك ماہ انتظار کرنا پڑے تو بھی کوئی حرج نہیں، تا کہ انسان بصیرت اختیار کر سکے.

اور جب یہ واضح ہو جائے کہ آنے والا رشتہ مطلوبہ اور مرغوب اوصاف کا حامل ہے، اور اس کا دین اور اخلاق پسندیدہ ہے تو اس سے شادی کر دی جائے، اس طرح کے شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھنے پر کسی شخص کو بھی اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ کسی بھی دلیل سے اعتراض کرے " انتہی

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو حسن اخلاق کا مالك بنائے کیونکہ حسن اخلاق کا مالك بنانے والا تو صرف وہی اللہ رب العزت ہے، ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو برے اخلاق اور برے اعمال سے محفوظ رکھے، کیونکہ ان سے محفوظ رکھنے والا اللہ سبحانہ و تعالی ہی ہے.

واللہ اعلم .